سُوۡرَةُ نُوۡحٍ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اسکی اٹھائیس ۲۸ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۲۰ تبٰرك الذي ۲۹/۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ
قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ
اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾
قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ
مُّبِیۡنٌ ﴿۲﴾
اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۳﴾
یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی
اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا
یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ﴿۵﴾
فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾
وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا
اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ
وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا ﴿۷﴾
ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ﴿۸﴾
ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ﴿۹﴾
فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾
یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿۱۱﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اسکے
کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو
ہدایت کر دو ﴿۱﴾
اُنہوں نے کہا کہ بھائیو میں تم کو کھلے طور پر نصیحت
کرتا ہوں ﴿۲﴾
کہ خدا کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۳﴾
وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (موت کے) وقت مقرر تک
تم کو مہلت عطا کرے گا۔ جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت
آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی۔ کاش تم جانتے ہوتے ﴿۴﴾
جب لوگوں نے نہ مانا تو نوح نے خدا سے عرض کی کہ پروردگار میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا ﴿۵﴾
لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے ﴿۶﴾
جب جب میں نے اُن کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو اُن کو معاف
فرمائے تو اُنہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور
کپڑے اوڑھ لئے اور اَڑ گئے اور اکڑ بیٹھے ﴿۷﴾
پھر میں اُن کو کھلے طور پر بھی بلاتا رہا ﴿۸﴾
اور ظاہر اور پوشیدہ ہر طرح سمجھاتا رہا ﴿۹﴾
اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ﴿۱۰﴾
وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا ﴿۱۱﴾

NOAH

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Lo! We sent Noah unto his people (saying): Warn thy people ere the painful doom come unto them.
2. He said: O my people! Lo! I am a plain warner unto you
3. (Bidding you): Serve Allah and keep your duty unto Him and obey me,
4. That He may forgive you somewhat of your sins and respite you to an appointed term. Lo! the term of Allah, when it cometh, cannot be delayed, if ye but knew.
5. He said: My Lord! Lo! I have called unto my people night and day
6. But all my calling doth but add to their repugnance;
7. And lo! whenever I call unto them that Thou mayest pardon them they thrust their fingers in their ears and cover themselves with their garments and persist (in their refusal) and magnify themselves in pride.
8. And lo! I have called unto them aloud,
9. And lo! I have made public proclamation unto them, and I have appealed to them in private,
10. And I have said: Seek pardon of your Lord. Lo! He was ever Forgiving:
11. He will let loose the sky for you in plenteous rain,

12. And will help you with wealth and sons, and will assign unto you Gardens and will assign unto you rivers.
13. What aileth you that ye hope not toward Allah for dignity
14. When He created you by (divers) stages?
15. See ye not how Allah hath created seven heavens in harmony,
16. And hath made the moon a light terein, and made the sun a lamp?
17. And Allah hath caused you to grow as a growth from the earth,
18. And afterward He maketh you return thereto, and He will bring you forth again, a (new) forthbringing.
19. And Allah hath made the earth a wide expanse for you
20. That ye may tread the valley-ways thereof.

وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ
جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا (١٢)
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (١٣)
وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا (١٤)
أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا (١٥)
وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ
سِرَاجًا (١٦)
وَاللّٰهُ أَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (١٧)
ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا (١٨)
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا (١٩)
لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا (٢٠) ع

اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ
عطا کریگا اور اُن میں، تمہارے لئے نہریں بہادے گا (١٢)
تم کو کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے (١٣)
حالانکہ اُس نے تم کو طرح طرح (کی حالتوں) کا پیدا کیا ہے (١٤)
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیسے اُوپر
تلے بنائے ہیں (١٥)
اور چاند کو اُن میں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو
چراغ ٹھہرایا ہے (١٦)
اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے (١٧)
پھر اسی میں تمہیں لوٹا دیگا اور (اُسی سے) تم کو نکال کھڑا کریگا (١٨)
اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا (١٩)
تاکہ اسکے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں چلو پھرو (٢٠)

اسرار و معارف

ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا کہ ان کا کردار ایسا مسخ ہو چکا تھا کہ عذاب الٰہی واقع ہونے کا خطرہ تھا لہٰذا نوح علیہ السلام انہیں بروقت باخبر کرنے کے لیے تشریف لائے کہ اللہ کے دردناک عذاب سے بچنے کا طریقہ سکھائیں لہٰذا انہوں نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا کہ اللہ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور تم اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرو اور اسکی نافرمانی سے باز رہو۔

نبی کالایا ہوا نظام

اس کی اطاعت یہ ہے کہ جو میں کہتا ہوں وہ کرو یعنی اپنی زندگی میں میرا دیا ہوا نظام رائج کرو تو تم سے جو گناہ ہو چکے ہیں اللہ اپنی رحمت سے معاف فرمائیں گے اور وقت مقررہ سے پہلے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ کیے جاؤ گے کہ آخر کو تو موت ضرور آئے گی اور تم جانتے ہو جب اللہ کی طرف سے وقت مقررہ آجائے تو ڈھیل نہیں ملتی۔

موت کی اقسام

مفسرین کرام کے مطابق موت کی دو اقسام ہیں جو حدیث پاک سے ثابت ہیں اوّل قضائے مبرم :- جو ٹل نہیں سکتی اور یقینی طور پر وقت مقرر ہے دوسرے قضاءِ معلق :- جو کسی شرط کے ساتھ مشروط ہوتی ہے اور مقررہ وقت سے پہلے گناہوں کی وجہ سے مسلط ہو جاتی ہے جسکی گرفت میں آکر اقوام تباہ ہوئیں اور اپنی مدت عمر جو طبعی تھی پوری نہ کر سکیں۔ حدیث شریف میں جو ارشاد ہے کہ نیکی سے عمر بڑھتی ہے تو مراد یہی ہے کہ آدمی قضاءِ معلق سے نہیں مرتا اور عمر طبعی پوری کرتا ہے لیکن لوگوں نے مان کر نہ دیا۔

جبکہ کتاب اللہ کے مطابق انہوں نے نو سو پچاس برس تبلیغ فرمائی اور لوگوں کی کئی نسلیں ان کے سامنے گزر گئیں اتنے طویل صبر آزما مجاہدے کے بعد عرض کیا بارے الٰہا میں اپنی کوشش کر چکا میں نے دعوت میں رات دن ایک کر دیا لیکن اس قوم پر الٹا اثر ہوا اور یہ دین سے دُور ہی بھاگی اب تو حد یہ ہے کہ ان سے بات کروں تو یہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور سر پہ کپڑے لپیٹ لیتے ہیں کہ کانوں پہ آکر بند کر دیں اور محض ضد میں حق کا انکار کر رہے ہیں یہ ان کے تکبر کی انتہا ہے۔ میں نے انہیں کھل کر دعوت دی اعلانیہ بھی اور پردے سے بھی ہر کوشش کر لی۔

انبیاءؑ اسرارِ الٰہی سے مطلع فرماتے ہیں

ان پر بے شمار اسرار بیان کرنا چاہے انہیں یہ راز بھی بتایا کہ اگر تم اپنے پروردگار کے حضور توبہ کرو تو وہ بخشنے والا ہے جہاں آخرت میں تمہاری خطا معاف کرے گا وہاں دنیا کے انعامات بھی عطا کرے گا کہ آسمان سے درست مواقع پر برسات کرے گا جو تمہارے لیے خوشحالی کا باعث بنے گی اور تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا اور تمہارے کھیت کھلیان پھلیں پھولیں گے تمہیں باغات عطا کرے گا۔ چشمے اور نہریں جاری فرمائے گا آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی عظمت سے امید نہیں لگاتے ہو۔

اگر غور کرو تو دیکھو اس نے تمہیں کیسے مختلف منازل سے گزار کر پیدا فرمایا عناصر سے غذا اور غذا سے نطفہ پھر اس سے انسان اور اس کی رہائش پھر اس پر آسمان کی چھت جو خود درجہ بدرجہ ہے پھر آسمانوں اور بلندیوں پہ چاند جو نور اور ٹھنڈی روشنی ہے اور سُورج جو جلتا ہوا چراغ ہے اس سارے نظام اور اس کی باریکیوں پہ غور کرو اور یہ جان لو کہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا پھر موت دے کر اسی میں ملا دیتا ہے اور

قیامت کے روز تمہیں پھر اسی میں سے نکال کھڑا کرے گا اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھا دیا ہے کہ اپنی کروی صورت کے باوجود ہر جگہ برابر معلوم ہوتی ہے اور تم آرام سے اس پر راستے بنائے پھرتے ہو اور زندگی بسر کر رہے ہو۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۱ تا ۲۸

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا (۲۱)
وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا (۲۲)
وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ
وَنَسْرًا (۲۳)
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ
اِلَّا ضَلٰلًا (۲۴)
مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ
یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا (۲۵)
وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (۲۶)
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا
یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۲۷)
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (۲۸)

اسکے بعد نوح نے عرض کی کہ میرے پروردگار یہ لوگ میرے کہنے پر نہیں چلے
اور ایسوں کے تابع ہوئے ہیں جنکو انکے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں دیا (۲۱)
اور وہ بڑی بڑی چالیں چلے (۲۲)
اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا
اور وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر
کو کبھی ترک نہ کرنا (۲۳)
(پروردگار) اُنہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے
تو تُو اُن کو اور گمراہ کر دے (۲۴)
(آخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب (پہلے) غرقاب کر دیئے گئے پھر آگ میں
ڈال دیئے گئے۔ تو اُنہوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا (۲۵)
اور (پھر) نوح نے (یہ) دُعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر
کو رُوئے زمین پر بستا نہ رہنے دے (۲۶)
اگر تو اُن کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے
اور اُن سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی (۲۷)
اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان
لا کر میرے گھر میں آئے اسکو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی
عورتوں کو معاف فرما۔ اور ظالم لوگوں کیلئے اور زیادہ تباہی بڑھا (۲۸)

21. Noah said: My Lord! Lo! they have disobeyed me and followed one whose wealth and children increase him in naught save ruin;
22. And they have plotted a mighty plot,
23. And they have said: Forsake not your gods. Forsake not Wadd, nor Suw'â, nor Yâghûth and Ya'ûq and Nasr.
24. And they have led many astray, and Thou increasest the wrong-doers in naught save error.
25. Because of their sins they have drowned, then made to enter a Fire. And they found they had no helpers in place of Allah.
26. And Noah said: My Lord! Leave not one of the disbelievers in the land.
27. If Thou shouldst leave them, they will mislead Thy slaves and will beget none save lewd ingrates.
28. My Lord! Forgive me and my parents and him who entereth my house believing, and believing men and believing women, and increase not the wrong-doers in aught save ruin.

1. Idols of the pagan Arabs.

اسرار و معارف

لہٰذا پوری محنت شاقہ کے بعد نوح علیہ السلام نے نا امید ہو کر دُعا فرمائی کہ اے اللہ یہ میری بات

نہیں مانتے اور ایسے کام کرتے ہیں جس میں عذاب کا خطرہ اور جان و مال کا نقصان ہے اور میرے خلاف' میرے لائے ہوئے نظام کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تلقین کرتے ہیں کہ اپنے ود 'سواع' یغوث' یعوق اور نسر بُت کو مت چھوڑو۔ کہا گیا ہے کہ یہ پہلے گزرنے والے نیک لوگ تھے جن کے انہوں نے بُت بنا رکھے تھے۔ لہٰذا یہ گمراہی میں حد سے گزر چکے ہیں اب ان کو اسی گمراہی کی ذِلت میں دھنسا دے (کہ انہیں علمِ الٰہی سے ان کا ہدایت نہ پانا معلوم ہو چکا تھا) چنانچہ اپنے گناہوں کے باعث غرق کر دیئے گئے اور آگ میں داخل ہوئے انہیں اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ مل سکا۔

پانی اور آگ

بظاہر پانی میں غرق ہُوئے مگر آگ میں پہنچے تو جہنم کا داخلہ تو قیامت کے بعد ہوگا لہٰذا مفسّرین کرام نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ قبر میں عذاب و ثواب ہوتا ہے یا برزخ کا عذاب و ثواب برحق ہے کہ یہ برزخ کی آگ جس میں وہ پانی میں ڈوب کر پہنچ گئے برزخ چونکہ انتظار گاہ ہے تو جس طرح کا بندہ ہوتا ہے ویسا اس کے ٹھہرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔

نوح علیہ السلام نے بدُعا فرمائی کہ اے اللہ روئے زمین پر کوئی کافر باقی نہ چھوڑ کہ اگر ان میں سے کوئی بھی باقی بچا تو خود بھی گمراہی پھیلاتا رہے گا اور اس کی اولاد بھی ڈھیٹ اور کافر و بدکار ہوگی یعنی انکی برائی کا اثر اُن کے صلب تک پہنچ چکا ہے ان دنوں زمین پر غالباً وہی قوم آباد ہوئی کہ سب پر غرق کا عذاب وارد ہوا۔

ہر حال میں مغفرت طلب کرنا چاہیئے

اے اللہ مجھے معاف فرما دے ساڑھے نو سو سال کی شبانہ روز محنت کے بعد اس پر ناز نہیں بلکہ مغفرت کے طالب ہیں یہی طریق انبیاءؑ کا ہے اور مومن مردوں اور خواتین کو میرے گھر والوں یا دیگر جو ایمان لا کر میرے گھر میں داخل ہو جائیں اور کفار پہ پوری طرح سے تباہی پھیر دے کہ ان کا ہدایت نہ پانا من جانب اللہ جان چکے تھے۔